REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ
۱۷ شوال ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۷ ہجرت ۱۳۳۷ ھش | ۷ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۰۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیریت مری پہنچ گئے

ربوہ ۶ مئی۔ مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت مری پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ڈاک کا پتہ

تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔

"معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب مری"

"روس کی دوستی اور امداد متحدہ عرب جمہوریہ کو اور زیادہ مستحکم بنا دیگی"

تاشقند میں ایک عظیم ریلی سے جمال عبد الناصر کا خطاب

ماسکو ۶ مئی۔ ماسکو ریڈیو کی نشر کردہ اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر نے جو آجکل روس کا دورہ کر رہے ہیں کہا ہے کہ روس کی دوستی اور امداد متحدہ عرب جمہوریہ کو اور زیادہ مستحکم بنا دے گی۔ اور جمہوریہ اس قابل ہو جائے گی۔ کہ وہ کسی بھی حملہ کا منہ توڑ جواب دے سکے۔ اور سامراجیوں کی چالوں کو ناکام بنا سکے۔ صدر ناصر نے ان خیالات کا اظہار پچھلے دنوں ایک عظیم ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کیا یہ ریلی روسیوں اور عربوں کی باہمی دوستی کے اظہار کے طور پر منعقد کی گئی تھی۔ صدر ناصر نے کہا روس کی تائید کی بدولت متحدہ عرب جمہوریہ ہمیشہ غیر جانبداری کی آزاد پالیسی پر عمل پیرا رہے گی۔ اور وہ جارحانہ معاہدوں اور فوجی اڈوں کے قیام سے متعلق سمجھوتوں میں کبھی نہ الجھے گی۔ صدر ناصر نے اس بناء پر برطانوی سامراجیت پر کڑی نکتہ چینی کی۔ کہ وہ عمان وغیرہ میں بسنے والے عربوں پر حملہ آور ہو رہی ہے۔

اہل کشمیر سے متحد ہو کر عزم و ہمت کے ساتھ اپنی جد و جہد جاری رکھنے کی اپیل

کد جیل روانہ ہونے سے قبل کشمیری عوام کے نام شیخ عبد اللہ کا پیغام

نئی دہلی ۶ مئی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق شیخ عبد اللہ نے اہل کشمیر سے اپیل کی ہے کہ وہ پوری طرح متحد ہو کر ظلم روا رکھنے والوں کے خلاف عزم و ہمت کے ساتھ اپنی جد و جہد جاری رکھیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ دشمن مقابلہ میں پہلے ہی ہار چکا ہے۔ اب وہ قریب المرگ انسان کی طرح آخری سنبھالے کے طور پر کشمیر سے چمٹے رہنے کی کوشش کر رہا ہے اور انہوں نے مزید کہا ہے کہ کشمیر میں اب ظلم اور دہشت انگیزی کا دور پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو جائیگا اور حکمران ٹولے کی طرف سے نت نئے بہانے اور معذرات تراشے جائیں گے لیکن ان سب حیلہ سازیوں اور ظلم و ستم کا بہترین جواب اہل کشمیر کا باہمی اتحاد ہے۔ شیخ عبد اللہ نے یہ پیغام ۳۰ منٹ

(باقی صفحہ ۸ پر)

نہرو سے بخشی کی ملاقات

نئی دہلی ۶ مئی۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ بخشی غلام محمد نے پنڈت نہرو کو ریاست کشمیر میں شیخ عبد اللہ کی گرفتاری سے پیدا شدہ صورت حال سے آگاہ کیا۔

— مغربی پاکستان کے لئے رائے دہندگان کی ابتدائی فہرستیں ۱۵ مئی کو شائع کی جائیں گی۔

مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم کا عزم امریکہ

مقامی احباب نے پُر خلوص دعاؤں سے رخصت کیا

ربوہ — مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں امریکہ جانے کے لئے مورخہ ۴ مئی کو جناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو چکے ہیں۔ روانگی کے وقت مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کو پُر جوش نعروں کے درمیان دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اجتماعی دعا مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کرائی۔ مکرم ضیغم صاحب عنقریب کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ احباب منزل مقصود تک بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

شام میں عرب جمہوریہ کیخلاف بے چینی

بیروت ۶ مئی۔ لبنانی روزنامہ "جریدہ" کی اطلاع کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صوبہ شام کے بیشتر فوجی افسروں اور پائلٹوں کا تبادلہ مصر کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ مصری افسر اور پائلٹ متعین کئے گئے ہیں۔ جن افسروں نے تبادلہ سے انکار کیا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح مصری کاشتکاروں کو شام میں آباد کرنے کی تجویز پر شام کی دیہی آبادی کی

درخواست دعا

(۱) مشرقی افریقہ سے شائع ہونے والے ہمارے اخبار East African Time کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کیس سے باعزت بری فرمائے۔

(۲) محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت ان دنوں فالج کے علاوہ بعض دیگر عوارض کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ گلے کی تکلیف

کی وجہ سے آواز بمشکل نکلتی ہے اسہال کی شکایت بھی ہے۔ نیز پیٹ پر پھنسیاں نمودار ہو رہی ہیں۔ احباب آپ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۸ء

رُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ

(۱)

ڈاکٹر عبدالحمید صاحب مدہو پورا بہار کے ایک مضمون "بعثت انبیاء کا عموم" کے زیرعنوان کی پہلی قسط صدق جدید لکھنؤ مورخہ ۲۵ر اپریل ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ قرآن کریم کی آیات "لکل امۃ رسول ولکل قوم ھاد" وغیرہ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں رسول مبعوث ہو چکے ہیں وہ غلطی پر ہیں بلکہ

"درحقیقت ان (آیات) میں بتایا یہ گیا ہے کہ نزول قرآن سے قبل ہزاروں سال کے طول وطویل زمانہ میں جو قومیں وقتاً فوقتاً عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتی رہی ہیں۔ ان میں کوئی قوم ایسی نہ تھی جس میں اللہ کا رسول نہ گزر چکا ہو۔" (ملخصاً)

اپنے لفظوں میں ڈاکٹر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ متذکرہ بالا قسم کے ٹکڑوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام ملکوں اور قوموں میں اپنے رسول بھیجے ہیں۔ بلکہ صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جن قوموں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوا۔ ان میں ضرور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے تھے۔ ورنہ ان پر عذاب نازل نہ ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان ٹکڑوں سے صرف یہ ثابت فرمایا ہے کہ ہم نے کسی قوم کو بلا حجت عذاب نہیں دیا۔ بلکہ پہلے اپنے رسول بھیجکر اسے متنبہ کیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"سب کی سب ایسی قومیں تھیں کہ ان میں متعدد نذیر یکے بعد دیگرے روشن دلائل و براہین کے ساتھ آ چکے تھے۔ تاہم انہوں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی چنانچہ قانون خداوندی کے مطابق مستحق عذاب ہوئیں وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا۔

بات پھر بھی یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ آگے چلکر اسی سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود ہے کہ جب پچھلی قوموں کو تکذیب رسل کی سزا رسواکن عذاب کی شکل میں بلا استثنا دی جاتی رہی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ کل قیامت میں منکرین قرآن سے بازپرس نہ ہوگی؟ یقیناً ہوگی اکفارکم خیر من اولٰئکم ام لکم براءۃ فی الزبر سچ پوچھیے تو انبیاء سابقہ کی بعثت اور نافرمان قوموں کی ہلاکت کا راز ہی اسی امر میں مضمر ہے کہ اس سے منکرین قرآن کے خلاف قیامت کے دن حجت قائم کی جائے لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل۔"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۵ر اپریل)

ڈاکٹر صاحب نے مزید نتیجہ جو نکالا ہے۔ وہ قرآن کریم کے متعلق جا نکالا ہے اور رسول یا نبی کا لفظ ترک کر دیا ہے حتی کہ نبعث رسولا میں کتاب کا ذکر نہیں۔ بلکہ رسول کا ذکر ہے۔ اور تمام آیات زیر بحث میں بھی ہدایت یا کتاب کا ذکر نہیں بلکہ نذیر یا رسول کا ذکر ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے منکرین رسول و نذیر کی بجائے منکرین قرآن کا لفظ کیوں اختیار کیا ہے کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک رسول و نذیر اور قرآن ایک ہی چیز ہے؟ اگر ایک ہی چیز ہے تو آیات متذکرہ میں اللہ نے نذیر اور رسول پر کیوں زور دیا ہے۔ ان کی آور وہ کتاب کا ذکر کیوں نہیں کیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ہم کسی قوم پر عذاب نہیں لاتے جب تک اس قوم پر رسول یا نذیر بھیجکر حجت قائم نہیں کر لیتے۔ لیکن جونہی اسلام کا خیال آپ کے ذہن میں آتا ہے تو آپ فوراً نذیر اور رسول کا لفظ ترک کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

سچ پوچھیے تو انبیاء سابقہ کی بعثت اور نافرمان قوموں کی ہلاکت کا راز ہی اسی امر میں مضمر ہے۔ کہ اس سے منکرین قرآن کے خلاف قیامت میں حجت قائم کی جائے گی۔

ڈاکٹر صاحب یہاں نہ صرف نذیر اور رسول کے الفاظ ہی ترک کر دیتے ہیں بلکہ نذیر و رسول کے انکار کی وجہ سے جو عذاب اس دنیا میں آتے ہیں۔ انہیں بھی فراموش کر دیتے ہیں اور قیامت کی بازپرس اور منکرین قرآن کے خلاف قیامت کے دن حجت کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحب اس کی توضیح فرمائیں گے۔ کہ انہوں نے یہ تبدیلیاں کیوں فرمائی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہاں ذکر تو رسول۔ نذیر اور ھاد کا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دانست میں آیات متذکرہ میں یہ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے کسی قوم کو بغیر اس میں نذیر یا ہاد بھیجنے کے عذاب نہیں دیا۔ اور آیہ لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل میں بھی رسل کا ذکر ہے۔ اور جس عذاب کا ذکر ہے وہ بھی منکرین رسل کے لئے ہے۔ اور عذاب اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب رسل۔ عذاب اور اس دنیا کو چھوڑ کر منکرین قرآن کے خلاف قیامت میں حجت کا نتیجہ نکالتے ہیں۔ اس سے کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم منکرین قرآن کے لئے قیامت میں بے شک حجت ہوگا۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔ لیکن ایک سوال جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ لفظ منکرین قرآن سے یہ بات بھی جاننا ضروری ہے۔ کہ منکرین قرآن پر قرآن پیش کیا گیا تھا۔ ورنہ وہ منکرین قرآن نہیں کہلا سکتے۔ اس کے علاوہ آج جو دنیا میں عذاب آ رہے ہیں ان کے متعلق ڈاکٹر صاحب کیا فرماتے ہیں۔ کیا ان پر آیت حتی نبعث رسولا چسپاں ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے صاف صاف لفظوں میں عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص اس زمانہ میں دعوے کرتا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

یہی نہیں بلکہ وہ یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی کرتا ہے۔ کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ

کے

خودنوشت حالاتِ زندگی

(مرسلہ:۔ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

(قسط نمبر ۲)

۵- دینی مدرسہ کی ضرورت پر پُر زور آرٹیکل لکھے۔

۶- صنعتی شاخ کے اجراء پر توجہ دلائی اور کالج کے قیام کی تحریک کی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تمام تحریکیں بار آور ہوئیں۔

۷- ایڈیٹر الحکم نے احمدی قوم کی مردم شماری پر قوم کو توجہ دلائی اور خود مطبوعہ فارم شائع کئے۔ مگر یہ کام پورا نہ ہو سکا۔ ایسا ہی جن اصولوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی قوم کو ایک بامراد قوم بنانا چاہتے تھے اور جن سوشل خرابیوں کو وہ دُور کرنا چاہتے تھے ان اصولوں کو ہمیشہ یاد دلایا۔

۸- اخبار وطن کے ساتھ جو معاہدہ غلطی سے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق کیا جا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے بغیر عام اسلامی مضامین اس میں شائع ہوں۔ اسے حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے خلاف سمجھ کر دوسرے بزرگوں کے ساتھ پُر زور الفاظ میں اس کی حقیقت سے قوم کو آگاہ کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ قوم نے توجہ کی۔

۹- اسی سلسلہ میں وطن سے نقاش (ایڈیٹر زمیندار) کے مضامین چھاپ کر سلسلہ کو نقصان پہنچانا چاہا تو ایڈیٹر الحکم نے اصولی طور پر وطن کی مخالفت کی اور سخت مخالفت کی۔ وطن نے اپنی غلطی کو عملی رنگ میں تسلیم کر لیا۔

۱۰- پھر دوسرے وقت وطن نے انجمن حمایت اسلام کی اصلاح کے لئے مخالفانہ قلم اُٹھایا اور اس تحریک میں لاہور کے بڑے بڑے لوگ شامل تھے۔ اخبار الحکم کے ایڈیٹر نے باوجودیکہ بعض اپنوں اور پرایوں کی طرف سے وطن کی تائید کے لئے زور دیا گیا۔ انجمن کی طرفداری حق سمجھ کر کی۔ اور آخر جو اصول الحکم نے پیش کیا تھا اسی پر فیصلہ ہو گیا۔

۱۱- الحکم نے اظہار رائے میں کبھی دوستی اور دشمنی کی پرواہ نہیں کی۔ ہماری جماعت میں ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے وفد کا سوال پیدا ہوا۔ اور قریب تھا کہ وہ انجمن میں پیش ہو کر فیصلہ ہو جاتا مگر الحکم نے اس مضمون پر متانت سے قلم اُٹھایا اور واقعات کی بناء پر دکھایا کہ ابھی اپنے ہی ملک میں بہت کچھ کام کرنے کی ضرورت ہے اور احمدی قوم میں یہ پبلک رائے پیدا ہو گئی جس پر بالاتفاق اس تجویز کو ملتوی کرنا پڑا۔[۱]

۱۲- ایڈیٹر الحکم کو ایک بہت بڑا ابتلاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انتقال کے بعد پیش آیا جبکہ مسئلہ خلافت کے متعلق بعض سوال پیدا ہو گئے تھے۔ الحکم نے پورے استقلال اور صبر و ثبات کے ساتھ یہ امر ذہن نشین کرنے کی کوشش کی کہ اسلام کا احیاء اور بقاء صرف امام کی اطاعت پر موقوف ہے اور یہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فخر ہے۔ اس ابتلاء کے وقت ایڈیٹر کی جان اور اس کی قادیان کی زندگی خطرہ میں تھی اور اختلاف رائے کے وقت ایسی باتیں معمولی ہوتی ہیں مگر خدا تعالیٰ نے اس امتحان میں سے بھی اسے کامیابی کے ساتھ نکال دیا۔ آخر قوم کو سمجھ آ گئی کہ الحکم نے ایک بھولی ہوئی بات انہیں یاد دلائی ہے۔ اس اثناء میں بعض جھوٹے خلیفوں کی حقیقت سے بروقت قوم کو آگاہ کیا۔

۱۳- پھر مسئلہ اکفار پر اس کو بعض دوستوں سے اختلاف کرنا پڑا۔ آخر حق کی فتح ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح کا جو مذہب تھا وہ کھل گیا۔

۱۴- اس اثناء میں ایڈیٹر الحکم نے چاہا کہ بالکل گمنامی کی حالت میں تبلیغ اسلام کا کام کرے مگر وہ اس ارادہ میں کامیاب نہ ہوا اور بعض وجوہات کی بناء پر اسے واپس آنا پڑا۔

۱۵- غرض بہت سے کام ہیں جتنے کرنے کی خدا تعالیٰ نے اسے توفیق دی۔ منجملہ ان کے ایک اور کام میں نہایت ہی اجمالی رنگ میں ذکر کرتا ہوں کہ شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کی وجہ سے بعض علماء اور پولیس کے ناتجربہ کار لوگوں نے ہمارے سلسلہ کو ایک خطرناک سلسلہ قرار دیا تھا اور گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایڈیٹر الحکم کو موقعہ دیا کہ وہ اس پہلو سے اپنے سلسلہ کی خدمت کرے۔ چنانچہ ایسے اسباب میسر آ گئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں کہ وہ سلسلہ کی پولیٹکل پوزیشن کو صاف کرنے کے کام میں پایونیر ثابت ہوا۔

۱۶- قادیان کی مقامی ضرورتوں کے متعلق اس کی رائیں مستند اور قابلِ لحاظ قرار دی گئیں۔ چنانچہ قادیان کے ڈاکخانہ کی اصلاحوں اور ترقیات میں اس کے قلم اور دماغ کو بہت دخل ہے۔ ایسا ہی قادیان کی نوٹیفائڈ ایریا کا وجود الحکم کی کوششوں کے معمولی ثمرات ہیں جو خدا کے فضل سے ملے۔

اگر میں ان کاموں کی تفصیل کرنے لگوں تو ایک کتاب تیار ہو جائے۔ مختصر یہ کہ جس طرح سلسلے کی خدمت کا موقعہ الحکم کو ملتا رہا اور ملتا ہے اور کرتا رہے گا۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل چاہے گا۔

مدرسہ احمدیہ کے قیام اور مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصلاح کے موقعہ پر بھی میں نے پُرجوش حصہ لیا۔ اور ان تمام کام کو آج تک بغیر کسی نمائش کے کیا۔

جہاں میں نے اپنی آزادیٔ رائے کا ذکر کیا ہے وہاں اگر میں یہ بیان نہ کروں کہ اپنی غلط راؤں کی اصلاح کے لئے بھی میں ہمیشہ تیار رہتا ہوں تو یہ ذکر نا مکمل رہ جائیگا۔ ۱۹۰۹ء میں مجھے بعض اسلامی کاموں کے لئے دہلی جانا پڑا۔ دہلی میں رہ کر میں نے صداقت اسلام پر بعض لیکچر دیئے اور وہاں انجمن خادم المسلمین قائم کرنے میں عملی حصہ لیا اور دیا نند ممت کھنڈن سبھا قائم کی۔ بلکہ بعض مکرم دوست چاہتے تھے کہ تبلیغ الاسلام علی گڑھ کا ہیڈ کوارٹر دہلی کر دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ تم کام کرنا چاہو۔ اس وقت میرے خیال میں آیا کہ اگر ایسے لیکچر ہوں جن میں سلسلہ کا قطعی ذکر نہ ہو تو مفید ہیں۔ بلکہ اس تجویز پر دہلی کے بعض علماء نے مجھے کہا۔ کہ فتویٔ کفر واپس ہو جائے گا۔ میں نے اس تجویز کو اعلیٰ سمجھ کر اخبار میں لکھا اور اس پر عملدرآمد کے لئے زور دیا اور ایک پروگرام ایسے لیکچروں کے لئے تجویز کیا۔ میں اس رائے پر مضبوطی سے قائم تھا کہ سنہ ۱۹۰۹ء کے جلسہ میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی تقریر نے مجھے اپنی غلطی سے آگاہ کر دیا اور اس جلسہ میں اس تجویز کے نقائص کا میں نے اقرار کر لیا اور اب میں اس کو احمدی سلسلے کی ترقی کی راہ میں روک سمجھتا ہوں۔ غرض جہاں مجھے اپنی غلطی کا علم ہوا میں نے اس کو چھوڑنے کی خدا کے فضل سے کوشش کی ہے۔

مختصر یہ کہ ایڈیٹر الحکم نے جس غرض اور مقصد کو لیکر بحیثیت ایڈیٹر الحکم کام شروع کیا تھا اس میں نمایاں کامیابی ہوئی اور ان مشکلات میں سے گذر کر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ قوم میں اخبار بینی اور اخبار نویسی کا مذاق پیدا کرنے میں الحکم بامراد ہو گیا۔ جہاں صرف الحکم کے اجراء کی دقتیں تھیں اب وہاں سے الحکم کے سوا دو اخبار ممتاز رسالے خاص قادیان سے اور ایک اخبار اور رسالہ دہلی سے اس سلسلہ کا نکلتا ہے اللّٰھم زد فزد۔

میں جب اس کام سے فارغ ہو چکا تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور الحکم سے فرصت پاکر اور کام کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر

---

[۱] یہ غالباً ابتدائی وقت کی بات ہے جبکہ حضرت عرفانی صاحب اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھتے تھے کہ پہلے ملک کے اندر تبلیغ مستحکم ہو جائے تو پھر بیرونی ممالک میں کام شروع کیا جائے۔ اور اس وقت سلسلہ کی مالی حالت بھی ابھی کمزور تھی لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ریویو آف ریلیجنز کے ذریعے بیرونی ممالک میں تبلیغ کی پُرزور مہم شروع کر رکھی ہے تو عرفانی صاحب مرحوم نے اپنے اس خیال کو ترک کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ تحریک جدید میں بھی حصہ لیتے رہے جو خالصتہً بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے پھر اپنے بیٹے مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کو تبلیغ کیلئے باہر بھیجا اور خود بھی بیرونی ممالک میں جا کر تبلیغ کرتے رہے۔

انہوں نے اپنی فراست خداداد سے الحکم کا کام نہ چھوڑنے کا مجھ سے عہد لیا۔ اس لئے خدا کے ہی فضل سے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق چاہتا ہوں اس سے الحکم کی اہمیت کا پتہ لگ سکتا ہے

اخبار کو ایک وسیع پیمانے پر چلانے کے لئے میں نے مشین پریس کا سلسلہ جاری کیا۔ مگر یہ سچ ہے عرفت ربی بفسخ العزائم مجھے اپنے اس ارادہ میں محقق ناکامی ہوئی اور کارخانہ سات ہزار کا زیر بار ہو گیا اور اس کے مالی مشکلات کا ایک نیا باب ایڈیٹر الحکم کے سامنے آیا۔ ایک موقعہ پر ان مشکلات سے نکلنے کا ایک امتحان میرے سامنے آیا۔ اور وہ بھی بڑا ابتلا تھا۔ الحکم تمام زیر باریوں سے نجات اور آئندہ کے لئے ایک ایسی پارٹی کے ہاتھ میں جا سکتا تھا۔ کہ جہاں تک اسباب سے تعلق ہے مالی مشکلات کا اسے سامنا نہ ہو۔ مگر جس شرط سے میں اس بھاری بوجھ سے نکل سکتا تھا۔ میرے لئے وہ نہایت گراں اور ناقابل برداشت تھی۔ اور وہ یہی تھی کہ میں اپنی رائے سات ہزار روپیہ کے عوض بیچ دوں اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو وسیع کر دیا۔ اور جیسے امرتسر کی ایک ہزار کی تھیلی اس وقت کے حالات کے ماتحت میری رائے نہیں خرید سکی۔ اب سات ہزار کا جادو مجھ پر مؤثر نہیں ہوا اور میں کسی اخبار نویس کی زندگی کا یہی پہلو شاندار سمجھتا ہوں کہ خوف اور لالچ اس کی رائے اور ضمیر پر مؤثر نہ ہو سکے یہ خدا کے فضل کے بدوں ناممکن ہے

احمدی سلسلے سے باہر الحکم نے اپنا فرض کس طرح ادا کیا

الحکم نے مسلمانوں کے کامن کاز میں ہمیشہ وہ رائے دی جو اس کی سمجھ میں مفید تھی

حاشیہ سنہ۔ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ کے بعض اراکین کی طرف سے خلافت کے معاملے میں فتنہ اٹھایا گیا اس وقت چونکہ حضرت عرفانی صاحب مرحوم اپنے جوش ایمان کی وجہ سے اس فتنہ کے خلاف پیش پیش تھے۔ اس لئے انجمن کے بعض اراکین نے کوشش کی تھی کہ امداد کا نام رکھ کر انہیں کچھ روپیہ دیدیا جائے۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی کہ وہ اس فتنہ کو ہوا دینے میں ان کی مخالفت نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ ہوں حضرت عرفانی صاحب نے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے۔ اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

اور جب دو مسلمانوں میں کسی ایسے امر کے متعلق تنازعہ ہوا جس کا اثر بحیثیت مجموعی قوم پر پڑتا تھا تو اس نے بلا لحاظ اس کے کہ وہ امر حق کے اظہار میں کسی زبردست پارٹی کی مخالفت کرتا ہے پرواہ نہیں کی۔ اور یہ امر اس کے مخالف اور موافق دوستوں سے پوشیدہ نہیں۔

۱۔ انجمن حمایت اسلام کی اصلاحی مخالفت وطن نے شروع کی۔ معاملہ نے خطرناک رنگ اختیار نہ کیا۔ وطن کی حمایت میں پنجاب اور ہندوستان کے زبردست اسلامی اخبار اور مسلمانوں کے لیڈر تھے۔ مگر میرے نزدیک اصلاح کا مطالبہ صحیح طریق پر نہ تھا میں نے انجمن حمایت اسلام کے پرانے ممبروں کو ڈیفینڈ کیا اور بالآخر جس راہ صلح کو الحکم نے پیش کیا تھا۔ اس پر عمل ہو گیا۔

۲۔ اخبار وطن اور زمیندار کے درمیان مسلمانوں کی آئندہ پولٹیکل پالیسی پر اختلاف ہوا۔ اس بارہ میں زمیندار کا طریق ایڈیٹر الحکم کے نزدیک قابل اعتراض اور مسلمانوں کے لئے غلط راہ پر لے جانے والا تھا۔ اس نے زمیندار کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں کی۔ گو اس کے صلہ میں اسکو گالیاں سننی پڑیں۔ مگر ایسی گالیوں کا وہ عادی ہو چکا ہے

۳۔ دہلی کے کرزن گزٹ نے وہاں کی جامع مسجد اور مدرسہ فتح پوری کی کمیٹی کے خلاف بعض غلط الزامات لگائے۔ ایڈیٹر الحکم نے اس مسئلہ میں کرزن گزٹ کی رائے کی کمزوری ظاہر کر دی۔ بحالیکہ مذہباً کرزن گزٹ اور مسلمان عمائد دہلی الحکم کے ساتھ متفق نہیں تھے۔

۴۔ حال میں جو دورہ اسلامی مدارس کے طریقہ تعلیم و رہائش طلباء کے متعلق کیا گیا تھا۔ ایڈیٹر الحکم بطور حالات نویس ساتھ تھا۔ اس دورہ کے حالات شائع کرتے ہوئے صاف دلی کے ساتھ مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ فرنگی محل کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کیا گیا حالانکہ یہ لوگ ہمارے سخت مکفر اور معاندین ہیں اور ندوۃ العلماء کی کمزوریوں کا اظہار کر دیا گیا۔ ایسا ہی گروگل اور مدرسہ الہیات کانپور کی بھی تعریف کی گئی۔ یہ تمام واقعات بتاتے ہیں کہ ایڈیٹر الحکم نے جس میں اور صدہا نقص اور کمزوریاں ہیں۔ بہ حیثیت ایک اخبار نویس کے ۱۸۹۷ء سے لے کر ۱۹۱۳ء تک کبھی اپنی رائے اور ضمیر کو بیچنا نہیں چاہا اور خوف لالچ نے اس کے دماغ اور دل پر حکومت نہیں کی۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے محض فضل سے گو اس کی ہر دلعزیزی میں کمی ہو کیونکہ ناممکن ہے ایک کھری اور صاف سنا دینے والا ہر دلعزیز ہو سکے۔ مگر وہ ایک باصول اخبار نویس کی حیثیت سے اپنے زمرہ میں ممتاز ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

الحکم کا تعلق معاصرین سے

الحکم کو اپنے معاصرین سے تو تو میں میں کا موقعہ ان سولہ سال کے اندر بہت ہی کم پڑا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ نہیں پڑا۔ مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہایت گندہ لٹریچر شحنہ ہند کے ضمیمہ نے شائع کرنا شروع کیا۔ لیکن آخر اس کا انجام وہی ہوا۔ جو ان موذی کے کیڑوں کا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے ماتحت انی مہین من اراد اہانتک کے نیچے وہ ایسا آیا کہ نہ ضمیمہ رہا نہ شحنہ رہا۔ اہلحدیث اور اہل فقہ کے ساتھ الحکم کو کبھی حق کے لئے مقابلہ کرنا پڑا۔ مگر اسے شکایت نہیں کہ انہوں نے شحنہ ہند کے ضمیمہ کی تقلید کی ہو۔

زمیندار اور وطن سے مقابلہ ہوا۔ ان میں سے وطن محض زمیندار کی وجہ سے زیر الزام آیا۔ بالآخر وطن کے قابل ایڈیٹر نے نقاش کے پتروں کو سمجھ لیا۔ اور اس طریق کو چھوڑ دیا۔ زمیندار نے حال میں پھر گالیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ مگر اس کا خاتمہ ایک ضمیمہ نے کر دیا۔

پیسہ اخبار سے بھی بارہا اختلاف ہوا پیسہ اخبار کی مخالفت کو ہمیشہ بے اصول پایا یہ تو اسلامی اخباروں سے مقابلہ کا ذکر ہے۔ آریہ اخباروں میں سے پرکاش اور آریہ مسافر اور مسافر سے مقابلہ ہوا۔ بجز جالندھر کے آریہ مسافر کے پرکاش اور مسافر نے الحکم کے مقابلہ میں ہمیشہ شرافت سے کام لیا اور اس وقت تک تمام معاصرین کے ساتھ اس کے تعلقات مذہبی اختلاف کو چھوڑ کر اچھے ہیں۔

ایڈیٹر الحکم اور اصلاح پریس

الحکم کے ایڈیٹر نے پریس کی اصلاح کے لئے بھی قدم اٹھایا۔ چنانچہ مسلم پریس ایسوسی ایشن کی تحریک اس نے کی۔ اور اس کے متعلق ملک کے مقتدر اخبارات اور مسلم کمیونٹی کے لیڈنگ ممبروں کی رائے کو جمع کیا۔ وہ اس فکر میں تھا کہ اس کے لئے اپنے معاصرین اور اہل الرائے بزرگوں کو دعوت دے کہ لاہور سے زمیندار نے ایسی تحریک کی۔ چونکہ ہمارا یہی مقصد تھا۔ زمیندار کی مجوزہ مسلم پریس ایسوسی ایشن کے لئے قادیان سے وکیل بھیجا گیا۔ مگر افسوس کہ وہ ایسوسی ایشن ایک ذاتی اغراض کا ذریعہ ثابت ہوئی اور جوتیوں کے چیلنج پر اس کا خاتمہ ہو گیا۔

ایڈیٹر الحکم اور لائیبل کے مقدمات

ایڈیٹر کی زندگی کا ایک باب اس کی لائبل کے مقدمات ہوتا ہے۔ ایڈیٹر الحکم پر دو مرتبہ لائیبل کے مقدمات ہوئے ایک مرتبہ امرتسر کے ایک میونسپل کمشنر نے لاہور میں استغاثہ کیا۔ جس میں بالآخر خدا تعالیٰ نے ایڈیٹر الحکم کو صاف بری کر دیا۔ اس کے ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض دوستوں نے نہیں بلکہ معاصرین نے جن کا نام لینا نہیں چاہتا۔ اس وقت میری صلح کرانی چاہی اور شرائط صلح میں ایک ہی شرط تھی کہ ایڈیٹر الحکم آئندہ اخبار نویسی چھوڑ دے۔ اس کا میری طرف سے ایک ہی جواب تھا۔ کہ اس مقدمہ لائیبل کی قید کا خوف میرے قلم پر حکومت نہیں کر سکتا۔ اور اخبار نویسی جیسی محبوب شے کے چھوڑنے کو یہ خوف اور دھمکی ایچ ہے۔ آخر خدا نے مجھے کامیاب کر دیا۔

دوسرا لائیبل کا مقدمہ مولوی کرم دین صاحب ساکن بھین نے کیا۔ اس مقدمہ میں مخالف مسلمان آریہ اور عیسائی اس کے مددگار تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے تو اس آفت سے بچا لیا۔ مگر کرم الدین صاحب میرے مقدمہ لائیبل میں اپنے دوست سراج الاخبار جہلم کے ضعیف ایڈیٹر کو لے کر جرمانہ کے سزایاب ہو گئے اور وہ مقدمہ بطور یادگار رہ گیا۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

تصنیفات

ایڈیٹر الحکم کو تصنیف و تالیف کا ہمیشہ شوق رہا۔ اور بعض رسالے ایسے وقت میں اس نے لکھے جب اس کی عمر سترہ اٹھارہ سال کی تھی۔ مگر افسوس ہے آج ان کی ایک کاپی بھی اس کے پاس نہیں اور نہ وہ ملتے ہیں۔

سب سے پہلی کتاب اس نے دینیات کی پہلی کتاب کے نام سے شائع کی جس پر دربار بہاولپور نے اس کے پبلشر شیخ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری کو انعام دیا تھا۔

اخبار ذرفروز کے دفتر میں فنا فلورث کی لائعت اور تقویم فیروزی کے علاوہ تثلیث کے ردّ اور ردّ تناسخ میں دو چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے۔ اور ایک رسالہ امرتسری مادی کی ترقی کا اصلی راز رکھا تھا

قادیان میں آکر حقیقت نماز۔ الاسماء الحسنیٰ۔ تفسیر سورہ بقرہ اور ترجمۃ القرآن کے سلسلے میں آٹھ پارے شائع کئے۔ ایسا ہی آریوں کے رد میں حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ کے حکم سے اصلاح النظر ایک رسالہ لکھا اور ان کے علاوہ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء کی رپورٹ ملفوظات احمدیہ اور سیرت مسیح موعودؑ کو ترتیب دے کر شائع کیا۔

آخری بات

مجھے افسوس ہے کہ اپنی زندگی بحیثیت ایڈیٹر کے حالات لکھنے میں ہر چند میں نے بہت ہی اجمال سے کام لیا ہے مگر شاید مسٹر ذوق کے نکتہ خیال سے وہ لمبے ہو گئے ہوں۔ تاہم میں اپنے معزز دوست اور ناظرین کشمیری میگزین سے خواستگار معافی ہوں کہ میں ان حالات کے بیان کرنے میں جہاں اپنے بعض معاصرین کا ذکر کرتا ہوں وہاں مجھے ان سے کسی عداوت کا اظہار مقصود نہیں بلکہ بطور امر واقعہ ان پیش آمدہ حالات کو لکھ دیا ہے جو میری قلمی زندگی کا ایک جزو ہیں۔ ایسا ہی اگر میں کوئی لفظ سلسلہ کے دشمنوں کے متعلق کہیں لکھ گیا ہوں تو اس سے بھی میری غرض سلسلہ کی تاریخ کا ایک ورق الٹنا ہوتا ہے۔ ورنہ انقلابات راستے کبھی ان تعلقات کو نہیں کاٹ سکتا۔ جو خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم میں قائم کئے ہیں۔ بالآخر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ محض اسی کے فضل سے میں اس قلمی جنگ میں اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور یہی دعا ہے کہ وہ دیانت اور امانت کے ساتھ اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق دے جو اس نے اپنی مشیت سے میرے سپرد کیا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین
خاکسار یعقوب علی تراب احمدی

یہ حالات حضرت عرفانی مرحومؓ نے ۱۹۱۲ء تک لکھے تھے۔ بعد کے حالات بہت ہی مختصر طریقہ پر یہ ہیں کہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کا انتقال ہونے پر جب جماعت میں عظیم تفرقہ واقع ہوا، تو حضرت شیخ صاحب مرحوم نہایت اخلاص کے ساتھ خلافت ثانیہ سے وابستہ رہے اور بجمد اللہ اسی پر ان کا خاتمہ ہوا۔

(۴) ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شیخ صاحب کو اپنے ہمراہ لے گئے تھے اور مسجد لنڈن کے افتتاح کے موقعہ پر بھی آپ لنڈن میں موجود تھے

جون ۱۹۲۵ء میں آپ یورپ اور بلاد اسلامیہ کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئے اور دو سال تک آپ یورپ کے مختلف ممالک اور بلاد اسلامیہ میں ہی رہے۔ آپ نے واپسی پر اپنا سفرنامہ مشاہدات عرفانی کے نام سے شائع کیا تھا۔

اپریل ۱۹۳۲ء میں سلطنت آصفیہ کی ایک شاہزادی بیگم وقار الامراء نے آپ کو ساڑھے بائیس سو روپیہ ماہوار تنخواہ پر حیدرآباد بلایا۔ اس کے بعد آپ وہیں کے ہو رہے۔ یہاں تک کہ ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو آپ راہی ملک عدم ہوئے۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے سب سے بڑے مؤرخ، سب سے پہلے صحافی اور بلند پایہ انشاء پرداز تھے۔ جتنی تصنیفات آپ نے یادگار چھوڑی ہیں ان کی فہرست خاصی طویل ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل پانی پتی

ننگے سر نماز پڑھنا قرآن مجید کے منشاء کے منافی ہے

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

تفسیر کبیر مصری جلد ۴ میں آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد (اعراف) کی شان نزول میں تحریر ہے کہ قبائل عرب جہالت کے باعث خانہ کعبہ کا طواف ننگے بدن کرتے تھے اور جب وہ مسجد منیٰ کے پاس پہنچتے تھے تو اپنے کپڑے اتار کر مسجد میں ننگے بدن آتے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ لا نطوف فی ثیاب اصبنا فیھا الذنوب۔ ہم ایسے کپڑوں کے ساتھ طواف نہیں کریں گے جن میں ہم گناہ کرتے ہیں۔ اس بارہ میں صحابہؓ نے رسول اللہ صلعم سے استفسار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت خذوا زینتکم الخ نازل فرمائی اور اس میں ہدایت کی کہ قبائل عرب کا طریق درست نہیں بلکہ کپڑے پہن کر اور بازینت ہو کر مسجد میں آؤ۔ بیضاوی میں لکھا ہے کہ یہ امر سنت میں داخل ہے کہ نمازی نماز کے وقت عمدہ اور اچھی ہیئت اختیار کرے۔

تفسیر حسینی میں زیر آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد تحریر ہے "بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ خطاب عام ہے اور اکثر مفسر کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ بنو ثقیف اور عرب مشرکوں کی ایک جماعت برہنہ طواف کرتے تھے اور کپڑے اتار ڈالنے سے یہ فال لیتے تھے کہ گناہوں سے ہم بری ہو گئے ہیں۔ ...... مسلمانوں نے کہا کہ یہ تعظیم و تکریم کرنا بہت سزاوار اور لائق ہے حق تعالیٰ نے ان کو منع فرما دیا اور خذوا زینتکم الخ کا ارشاد فرمایا"

اس شان نزول سے ظاہر ہے کہ آیت خذوا زینتکم الخ میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ مسجد میں نماز کے لئے پورے لباس سے اور بازینت ہو کر آنا چاہیے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ مجلس علم و عرفان میں بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے مطب میں ایک دفعہ تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لے جانے پر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے پہلا کام یہ کیا کہ اعزاز و اکرام کے طور پر اپنی پگڑی اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی۔ اس واقعہ سے مغربی اور اسلامی تمدّن میں فرق معلوم ہو سکتا ہے مغربی تمدن کے دلدادہ ایسے مواقع پر ہیٹ اور ٹوپی اتارتے ہیں۔ مگر اسلامی تمدن کے ماتحت سر پر پگڑی یا ٹوپی رکھی جاتی ہے۔

ایک اور واقعہ جو خذوا زینتکم کا مؤید ہی ہے یہ ہے کہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مسجد مبارک میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بعض دفعہ ننگے سر نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواجہ صاحب کو کچھ نہیں فرمایا۔ خلیفہ نور الدین صاحب مرحومؓ فرماتے تھے کہ ایک دن میں نے بھی ننگے سر نماز پڑھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا اور فرمایا۔ آپ بھی! یعنی آپ نے بھی ننگے سر نماز پڑھنی شروع کر دی ہے۔ حضور کے اس فرمان سے واضح ہے کہ حضور نے ننگے سر نماز کو پسند نہیں فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا ایک فتویٰ ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز میں بدر ۲۳ مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔ فرمایا۔ "سر پر ٹوپی یا پگڑی نہ ہو تب بھی نماز جائز ہے اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے جس میں آنحضرت صلعم نے ایک صحابی کے نکاح کے وقت اس سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس ٹوپی بھی نہ تھی اور وہ ننگے سر نماز پڑھتا تھا"

ظاہر ہے کہ یہ فتویٰ اضطراری صورت سے متعلق ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص کے پاس ٹوپی یا پگڑی نہ ہو تو وہ بغیر ٹوپی یا پگڑی کے نماز پڑھ سکتا ہے اور آیت لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا کے ماتحت وہ شخص اس کے لئے مکلف ہی نہیں کہ ٹوپی یا پگڑی مہیا کرے۔ لیکن اگر ایک شخص ٹوپی یا پگڑی رکھتا ہے یا اس کے لئے مہیا کرنا مشکل نہیں بغیر ٹوپی اور پگڑی مسجد میں آتا ہے تو اس کا یہ فعل مناسب نہیں۔

علاوہ ازیں جس حدیث کے حوالہ سے ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے اس میں بھی مذکور ہے کہ اس کے پاس سوائے تہ بند کے اور کوئی کپڑا نہ تھا۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ مجبوری میں کرتہ کے بغیر بھی نماز ہو سکتی ہے۔ مگر یہ سب اضطراری صورتیں ہیں۔ عام حالات میں جبکہ انسان کے پاس ٹوپی اور پگڑی میسر ہو تو خذوا زینتکم کے ارشاد کے ماتحت مسجد میں ٹوپی یا پگڑی کے ساتھ آنا چاہیے

وہ حدیث جس میں اس واقعہ کا ذکر ہے اس کا پورا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلعم کے پاس ایک عورت آئی اور کہا یا رسول اللہ میں اپنا نفس آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں اور یہ کہہ کر دیر تک

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

میں نے اس سال میٹرک کا امتحان دے رہی ہوں۔ بزرگان سلسلہ میرے لئے اور میری کلاس کی دیگر لڑکیوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ نیز امی جان کو دل کی تکلیف رہتی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(امۃ البصیر شوکت)

سابقون الاوّلون کی انیس سالہ یادگار زمانہ کتاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع تحریک جدید یعنی جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء سے فرماتے آرہے ہیں۔ کہ جو لوگ تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ دور میں قربانی کرتے آرہے ہیں اور بفضلِ خدا اخیر تک ثابت قدم رہے ہیں ان سب کے نام ایک کتاب میں شائع کئے جاویں گے۔ چنانچہ انیسویں سال کی تحریک کا مخلصین سے مطالبہ فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"یاد رکھو! ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا اور احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔"

"میں نے جیسا کہ پہلے بھی بتایا ہے۔ پہلے دور والوں اور دوسرے دور والوں میں یہ فرق رکھا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ سابقون الاوّلون ہیں۔ ۱۰ اور ۱۹ سال کے بعد ان کے نام چھپوا کر لائبریریوں میں رکھے جائیں۔ جماعتوں کے اندر پھیلائے جائیں۔ خود ان کے پاس یادگار کے طور پر بھیجے جائیں۔ تا وہ اپنی زندگی میں بطور یادگار اپنے پاس رکھیں اور اپنے بعد اپنی نسلوں کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑ جائیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار شروع سے کوشاں رہا ہے کہ کتاب جلد شائع ہو۔ اب جبکہ خاکسار کا کام بہت ہلکا کر دیا گیا ہے۔ یعنی صرف اس کتاب کی اشاعت کا ہی کام ہے۔ تو انشاء اللہ العزیز جلد سے جلد شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کتابت اور طباعت شروع ہو رہی ہے۔ اور انیس سالہ بقایا داران کو ایک آخری یاد دہانی ارسال کی جا رہی ہے۔ اگر ان کا سالم بقایا مدت مہینہ کے اندر وصول ہو گیا یعنی ۸ رجون ۵۸ء تک۔ تو ایسے بقایا دار کا نام بھی کتاب میں شائع ہو گا۔ ورنہ نہیں۔ اور بعد اشاعت کتاب کوئی عذر بھی قابلِ سماعت نہ ہو گا۔ بس بقایا دار اگر اپنا نام سابقون الاوّلون کی پہلی تاریخ اسلام کی کتاب میں لانا چاہتے ہیں تو اپنا بقایا ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خان پنشنر وکیل المال تحریک جدید)

شکریہ

ہماری والدہ مکرمہ اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون کی وفات پر اظہارِ تعزیت و ہمدردی کے بے شمار پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ فرداً فرداً جواب دینے میں کچھ وقت لگیگا اسلئے بذریعہ اخبار ہم سب بہن بھائی اپنے تمام کرمفرماؤں کی ہمدردی کا بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ سب اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں گے۔

(عبدالحمید ضیاء آف ڈیرہ دون معرفت جیپ موٹر اسٹور کراچی نمبر ۱)

تلاش گمشدہ

محمد احمد ولد شیخ فضل الدین صاحب قصاب مرحوم قادیان حال ربوہ عرصہ سات آٹھ سال سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہو تو خاکسارہ کو اطلاع دے اور اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً اپنے پتہ سے مطلع کرے۔

(اللہ رکھی دائی بیوہ شیخ فضل الدین صاحب قصاب مرحوم محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا جوان سال بچہ عزیز عبدالرشید افریقہ میں فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار فضل حق اڈرا دلبھنڈی)

پشاور میں رمضان کے زمانہ میں درس القرآن

اور

اجتماعی دعا

پشاور میں رمضان المبارک میں تین مقامات پر قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ اور تینوں مقامات پر تفسیر صغیر ختم کی گئی۔

۱۔ مسجد احمدیہ شہر میں خاکسار چراغ الدین مربی نے ۲۰ ر رمضان المبارک کی رات کو قرآن کریم کا درس ختم کیا اس دن مسجد میں چراغاں کیا گیا۔ آخری سورتوں میں درس کے بعد مرزا نثار احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اور خاکسار نے قرآن پر عمل کرنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کی تحریک کی اور محترم امیر صاحب نے دوستوں سمیت دعا فرمائی۔ اور بعد میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

۲۔ ۲۷ ر رمضان المبارک کے دن حلقہ ائیر فورس میں بشیر صاحب نے قرآن کا درس ختم کیا اور مولوی محمد طفیل صاحب نے دعا کرائی۔

۳۔ مسجد احمدیہ سول کوارٹر میں مولوی محمد طفیل صاحب شاہد نے درس دیا۔ اور ۲۸ ر رمضان المبارک کے دن عصر کے قریب درس القرآن ختم کیا۔ اور محترم امیر صاحب نے دعا فرمائی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کیلئے ایک استانی کی ضرورت

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں دستکاری کی تعلیم دینے کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ ہاتھ کی کڑھائی کا ڈپلوما رکھنے والی بہن کو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ خواہشمند بہنیں اپنی درخواستیں امیر جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ توجہ فرماویں

کچھ عرصہ سے چندہ انصار کی وصولی بہت مدھم رفتار سے ہو رہی ہے۔ اگر چندہ انصار فراہم شدہ قابل ادخال خزانہ موجود ہو تو فوراً مرکز میں بھیج کر داخل خزانہ فرما دیں۔ اگر وصولی نہیں ہوئی۔ تو جلد گذشتہ مہینوں کا اور بقایا سال گذشتہ وصول کر کے داخل خزانہ کرا دیں۔ اور آئندہ وصولی ماہ بماہ ہوتی رہنی چاہیئے۔ تا کہ انصار اللہ کے ماتحت مرکز میں جو کام جاری ہیں۔ روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان میں روک پیدا نہ ہو۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انسپکٹران خدام الاحمدیہ کا دورہ

اس سے قبل یہ طریق چلا آرہا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے انسپکٹران جب دورہ پر جاتے ہیں۔ تو بعض مجالس کے عہدیداران کو گھر گھر ساتھ لے جا کر فراہمی چندہ جات کا کام کرتے ہیں یہ طریق کئی لحاظ سے غیر مفید ہونے کی وجہ سے بلند کیا جاتا ہے۔ آئندہ مالی لحاظ سے ان کا کام حسابات کی پڑتال کرنا۔ متعلقہ عہدیداران یا خدام کو جمع کر کے مالی تحریکات سے آگاہ کرنا اور متعلقہ مجلس کی مالی حالت کا جائزہ لے کر مرکز کو رپورٹ کرنا ہوگا۔ جہاں تک فراہمی چندہ جات کا سوال ہے۔ یہ فرض مقامی عہدیداران کا ہوگا کہ وہ کم سے کم وقت کے اندر جبکہ انسپکٹران مذکورہ امور کی سرانجام دہی میں مشغول ہوں۔ چندہ جمع کر کے ان کے سپرد کیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حقیقی عظمت حاصل کرنے کیلئے کاہلی اور فریب کاری سے احتراز کریں

نوجوانوں کو چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی کا مشورہ

پشاور ۵ مئی۔ پشاور یونیورسٹی کے ساتویں جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے مغربی پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی نے طلبہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ حقیقی عظمت حاصل کرنے کے لئے سستی۔ کاہلی اور فریب کاری سے مکمل احتراز کریں سخت محنت سے کام کریں اور اپنے مقاصد میں خلوص پیدا کریں

مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے کہا "جو کرن تاریکی میں چمکتی ہے وہی سب سے روشن اور تابناک ہوا کرتی ہے آپ میں سے ہر ایک کو یہی خیال کرنا چاہیئے کہ آپ ہر طرف سے تاریکی میں گھرے ہوئے ہیں اور اس تاریکی میں آپ ہی مشعل بردار ہیں گے۔ اس لحاظ سے دوسروں کے مقابلہ میں آپ کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں"

جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے کی جو یونیورسٹی کے چانسلر ہیں۔ مسٹر اختر حسین نے دوسو اکانوے طلباء کو ڈپلومے دیئے جن میں پچاس سے زائد طالبات تھیں۔ وزیر اسلحہ مغربی پاکستان مسٹر مظفر علی قزلباش اور سفارتی نمائندے بھی موجود تھے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کرنل ایم رحیم آفریدی نے سالانہ رپورٹ پڑھی

پریس کمیشن کی ازسر نو تشکیل کا مسئلہ

کراچی ۵ مئی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی وزیر اطلاعات ونشریات مسٹر عبدالعلیم پریس کمیشن کی ازسر نو تشکیل کی تجویز کو آخری شکل دینے میں مصروف ہیں۔ یہ معاملہ ایک عرصے سے حکومت کے زیر غور تھا اور مسٹر عبدالعلیم نے حال ہی میں مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے درخواست کی تھی کہ وہ اخبارات کی صنعت اور مروجہ پریس قوانین کو بہتر بنانے کی غرض سے پریس کمیشن کی ازسر نو تشکیل کے سلسلے میں تجاویز پیش کریں۔

ٹڈی دلوں کی صورت حال

کراچی ۵ مئی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۳۰ اپریل کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران پاکستان کے کسی حصہ میں ٹڈی دل نہیں دیکھا گیا۔ ایران کی سرحد سے ملحقہ علاقہ میں ٹڈیوں کی چند چھوٹی ٹکڑیوں نے انڈے دئیے تھے ان پر قابو پا لیا گیا ہے۔ تاہم مشرق وسطی میں ٹڈیوں کی افزائش بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ ٹڈی دل پاکستان کی طرف یلغار کریں گے۔

ناقص اشیاء فروخت کرنے پر جرمانے

ڈھاکہ ۵ مئی۔ محکمہ صحت کے مقامی عملہ نے ۲۶ اشخاص کو ناقص اشیائے خوردنی فروخت کرنے کے الزام میں پکڑا۔ عدالت سے انہیں مجموعی طور پر پانچ سو باون روپے جرمانہ ہوا اور ناقص اشیائے خوردنی ضائع کر دی گئیں۔

درخواستِ دعا

میری تمام طور پر صحت خراب رہتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض کاروباری مشکلات بھی درپیش ہیں۔ دوست اس عاجز کی مکمل شفایابی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی لاہور

دعائے مغفرت

(۱) رفیق احمد پسر محمد حسین صاحب شہید ولد چوہدری فتح دین صاحب گمٹ (سابق گھیوہ باجوہ) بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۲۲/۴/۵۸ کو وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والا تھا۔ احباب کرام اس کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ طفیل احمد باجوہ ولد چوہدری فتح دین صاحب گمٹ ضلع میرپور

(۲) میری بیوی مورخہ 20 کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالے مرحومہ کو مرحون رحمت فرماکر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ رائے نور محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۸ گ ب شیر کا ضلع لائلپور

"منشیات کے کثرت استعمال کی روک تھام کیلئے مؤثر اقدامات کئے جائیں"

صدر آل پاکستان یونانی آیورویدک طبی کانفرنس کا مطالبہ

لاہور ۵ مئی۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صدر آل پاکستان آیورویدک و یونانی طبی کانفرنس نے ملک میں منشیات کے کثرت استعمال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے قومی صحت کے لئے عظیم خطرہ قرار دیا ہے۔ قرشی صاحب نے کہا ہے کہ ملک میں جرائم کے اضافہ کا ایک بڑا سبب منشیات ہیں۔ ان پر ہر سال کروڑوں روپے ضائع کئے جاتے ہیں۔ جو ملک کی اقتصادی زندگی پر بڑا بار ہے۔ لہذا حکومت اس صورت حال کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔

ایک بیان میں صدر کانفرنس نے کہا کہ منشیات کا استعمال صحت کے لئے تباہ کن ہے مغرب کی جدید ترین طبی تحقیقات کے مطابق تمام منشیات بلا استثنیٰ انسانی صحت کے لئے ضرر رساں ہیں۔ شراب۔ افیون۔ چرس۔ بھنگ۔ گانجہ اور کوکین وغیرہ مختلف منشیات سے مختلف امراض مثلاً فالج۔ پاگل پن۔ جگر کی خرابی۔ بلڈ پریشر دل کی کمزوری اور اعصابی کمزوری وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

حکیم صاحب نے کہا کہ منشیات کا استعمال کرنے والوں کی تعداد اموات عام لوگوں سے دو چند ہوتی ہے۔ اور اس مسئلہ کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ پاکستان کے نوجوانوں میں منشیات کا استعمال فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ یہ صورت حال ہمارے ملک کے لئے قومی خطرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حکومت اور ملک کے ارباب فہم کا فرض ہے کہ اس خطرناک صورت حال پر غور اور اس کا سدباب کرنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کرے۔

قرشی صاحب نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان نے سرکاری طور پر تدریجی بندش کا فیصلہ کیا ہے مگر یہ امر افسوسناک ہے کہ ملک میں منشیات کا ناجائز کاروبار اور استعمال بڑھ گیا ہے۔ منشیات درآمد کرنے والوں کے بڑے بڑے گروہ منظم طور پر یہ کاروبار کر رہے ہیں۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ منشیات کا ناجائز کاروبار کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرے منشیات کے موجودہ قانون میں ترمیم کی جائے۔ اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو شدید سزائیں دی جائیں۔

صدر کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ منشیات کی بندش کا منصوبہ فی الفور مرتب کیا جائے۔ جس پر عملدرآمد کرنے سے ملک میں منشیات کی قطعی بندش ہو جائے

اس سلسلہ میں انہوں نے چین کی اشتراکی حکومت کی مثال پیش کی۔ جہاں افیون کا استعمال پوری طرح روک دیا گیا ہے۔

کوئٹہ ڈویژن میں ترقیاتی سکیموں کے لئے تین لاکھ روپے

کوئٹہ ۵ مئی۔ کوئٹہ ڈویژن ترقیاتی بورڈ کا اجلاس حال ہی میں زیر صدارت مسٹر ایم ایچ صوفی کمشنر کوئٹہ ڈویژن منعقد ہوا۔ جس میں اس علاقہ کی قریباً چوبیس ترقیاتی سکیمیں منظور کی گئیں۔ ان سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو لاکھ اسی ہزار روپے کی رقم بھی منظور کی گئی۔ ان میں زیادہ تعداد بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے پینے کے لئے پانی مہیا کرنے اور عوام کو زیادہ سے زیادہ طبی سہولتیں مہیا کرنے کی سکیموں کی ہے ایک سکیم کے مطابق اس علاقہ میں بنجر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے نئی کاریزیں تعمیر کی جائیں گی۔ اور برساتی نالوں پر بند باندھے جائیں گے۔ ضلع پشین میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے اٹھاسی ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے چورانوے ہزار روپے کے صرف سے کوزلائی میں ایک بند تعمیر کیا جائے گا۔ ان سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کا کام بہت جلد شروع کر دیا جائیگا

قاہرہ میں آزاد الجزائر کی حکومت

قاہرہ ۵ مئی مصری اخبار الاہرام نے رپورٹ شائع کی ہے کہ چند دنوں تک قاہرہ میں آزاد جمہوریہ الجزائر کی آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ اقدام طنجہ میں مراکش تونس اور الجزائری قوم پرست نمائندوں کے فیصلے کے مطابق کیا جا رہا ہے عرب مسائل کے متعلق اخبار کے ایڈیٹر نے لکھا ہے کہ نئی حکومت دنیا کی دوسری جلاوطن حکومتوں سے مختلف نوعیت کی ہوگی کیونکہ یہ حکومت دراصل پہلے ہی کام کر رہی ہے گو اس کے ارکان اپنے آپ کو وزیر نہیں کہتے۔ یاد رہے عرب لیگ نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کے ارکان شام عراق سعودی عرب۔ لبنان۔ مصر۔ یمن۔ لیبیا اور سعودی عرب الجزائر کی امداد کے لئے مالی امداد دیں گے

پاکستان نے بھارت کے خلاف پہلے سے زیادہ زہریلا پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے

گراہم رپورٹ پر بحث کے دوران ہمارا موقف تبدیل نہیں ہوگا (نہرو)

نئی دہلی ۶ رمئی بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ پاکستان نے گذشتہ چند روز سے بھارت کے خلاف جو پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے وہ پہلے سے زیادہ حیران کن اور زہریلا ہے - پنڈت نہرو مقبوضہ کشمیر کی سروسوں کو ہندوستان کے دوسرے حصوں کی سروسز سے ملانے کے خلاف پاکستان کے حالیہ احتجاج کے بارے میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے -

پنڈت نہرو نے کہا - بھارت پاکستان کے غلط بیانات کی اصلاح ہی کر سکتا ہے وہ پاکستان کی سی زبان استعمال نہیں کر سکتا -

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے بتایا کہ حفاظتی کونسل میں گراہم رپورٹ پر بحث کے دوران بھارتی موقف وہی رہے گا جس کی اس سے قبل وضاحت کی جا چکی ہے - پنڈت نہرو نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا کہ کشمیر کا مسئلہ اس وقت تک حفاظتی کونسل سے واپس لے لیا جائے جب تک کشمیر میں پاکستان کی جارحیت ختم نہیں ہو جاتی - پنڈت نہرو نے کہا - حفاظتی کونسل سے کوئی شکایت واپس لینے کی گنجائش نہیں

ایک ضمنی سوال کے جواب میں پنڈت نہرو نے کہا کہ بھارتی موقف بخوبی واضح کیا جا چکا ہے اور اب کوئی نیا موقف اختیار کرنے کی ضرورت نہیں -

اس سے قبل مسز لکشمی مینن نے کہا کہ بھارت کو تنازعہ کشمیر پر غور کے لئے دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات منظور نہیں

ننگے سر نماز پڑھنا قرآن مجید کے منشا کے منافی ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

کھڑی رہی - اس پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور کو ضرورت نہیں تو مجھ سے نکاح کر دیجئے آنحضرت نے پوچھا کیا آپ کے پاس مہر دینے کے لئے کوئی چیز ہے قال ما عندی الا ازاری ھذا - کہ میرے پاس بجز اس تہ بند کے کچھ نہیں ہے - فرمایا تلاش کر خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو - وہ شخص تلاش کے لئے گیا مگر اسے کچھ نہ ملا - پھر اس نے دریافت کرنے پر کہا کہ مجھے قرآن کریم کی فلاں فلاں سورت یاد ہے - اس پر آنحضرت نے قرآنی سورتوں کو مہر مقرر کر کے نکاح پڑھ دیا - دوسری روایت میں ہے آنحضرت نے فرمایا میں نے نکاح کر دیا ہے اسے قرآن سکھاؤ -

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۹)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا فتویٰ مجبوری کی صورت میں ہے - چونکہ صحابہؓ کے پاس کپڑوں کی تنگی تھی اس لئے ان کے لئے جواز کی صورت تھی بخاری شریف میں ہے دائینا کان له ثوبان علی عهد رسول الله صلعم (صفحہ ۵۶) کہ آنحضرت کے زمانہ میں ہم میں سے کوئی تھا جس کے پاس دو کپڑے (جوڑا) ہوتے تھے - نیز لکھا ہے حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں انما کان ذالك اذا كان فى الثياب قلة کہ یہ کپڑوں کی قلت کے زمانہ کی بات ہے - لیکن اس وقت کے زمانہ نماز میں پورے لباس میں پڑھنی زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے -

یہ نوٹ اس لئے شائع کیا جاتا ہے کہ بعض احباب ننگے سر یا رومال باندھ کر یا مفلر باندھ کر مسجد میں نماز کے لئے آتے ہیں جو قرآنی ارشاد خذوا زینتکم الخ کے منشاء کے خلاف ہے ایک سچے مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ مسجد میں پورے لباس کے ساتھ آ کر نماز ادا کرے - فافہم -

محمد ایوب کھوڑو سات سال کے لئے مسلم لیگ سے نکال دیئے گئے

جماعت سے غداری کا الزام - سندھ مسلم لیگ توڑ دی گئی

کراچی ۶ رمئی - پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مرکزی وزیر دفاع مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو جماعت سے غداری کے الزام میں سات سال کے لئے مسلم لیگ سے خارج کر دیا ہے - مجلس عاملہ نے طے کیا ہے کہ مسٹر کھوڑو کو آج سے سات سال تک پاکستان مسلم لیگ میں شامل نہیں کیا جائے گا - مجلس عاملہ نے سندھ پراونشل مسلم لیگ کو بھی توڑ دیا - اور صدر مسلم لیگ خان عبدالقیوم خان کو ایک ایڈہاک کمیٹی نامزد کرنے کا اختیار دیا جو سندھ پراونشل مسلم لیگ کونسل کی جگہ لے گی -

مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں سابق صوبہ پنجاب کے اساتذہ کے اس مطالبہ کی حمایت کی کہ حکومت بلدیات کے سکولوں کو اپنی تحویل میں لے لے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اساتذہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکام کے ظالمانہ کنٹرول سے نجات دلانا ضروری ہے - یہ حکام عملاً برسر اقتدار پارٹی کے آدمی ہوتے ہیں -

ایک اور قرارداد میں ان شرائط کو تسلیم کرنے سے معذوری کا اظہار کیا گیا ہے - جو عنایت اللہ خاں مشرقی نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی غرض سے پیش کی تھیں -

خان عبدالقیوم خان کی زیر صدارت پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس چار گھنٹے جاری رہا مجلس عاملہ نے مسلم لیگ کے آئین کی دفعہ ۳۹ اور ۴۰ کے تحت صدر کو اپنے وہ تمام اختیارات تفویض کر دیئے جن کا ذکر آئین کی دفعہ ۴۱ میں کیا گیا ہے - صدر مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس میں اختیارات کے تحت اپنے اقدامات کی رپورٹ پیش کریں گے +

شیخ عبداللہ کی اپیل (بقیہ صفحہ اول)

کے اس وقفہ کے دوران دیا جو انہیں کد سب جیل کے لئے سفر پر روانہ ہونے سے قبل تیاری کے لئے دیا گیا تھا - سرینگر سے آمدہ ایک قابل اعتماد اطلاع مظہر ہے کہ شیخ عبداللہ نے اپنے گھر کے افراد کو یہ بتا دیا تھا کہ اس مرتبہ کد جیل میں ان کا قیام طویل نہیں ہوگا - انہوں نے لوگوں کو پُر امن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اس مرتبہ حکومت وادی میں تطہیر کی ایک خونی مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے -

تاہم انہوں نے سول نافرمانی کی ایک ایسی پُر امن تحریک چلانے کی تلقین کی جو تشدد سے مبرا ہو - ایک اطلاع کے مطابق شیخ عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہندوستانی لیڈر مجھے جیل میں رکھ کر کشمیر کو بھارت کے ساتھ ملحق رکھنا چاہتے ہیں تو وہ یہ حربہ بھی استعمال کر کے دیکھ لیں +

چوہدری فضل حسین صاحب کہاں ہیں؟

چوہدری فضل حسین صاحب جامعہ احمدیہ جہاں کہیں بھی ہوں واپس ربوہ پہنچ جائیں -

پرنسپل جامعہ احمدیہ